مکتوبات ڈاکٹر مختارالدین احمد بنام ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

(۱)

۴ دسمبر ۱۹۹۴ء

میرے محترم و مکرم السلام علیکم

کرمت نامہ مورخہ ۱۰ دسمبر بمبئی ہوتا ہوا آج موصول ہوا۔ بہت دنوں سے آپ کے قلم سے آپ کی خیروعافیت معلوم نہیں ہوئی تھی۔ اب آپ کا خط آیا تو بہت مسرت ہوئی۔

مولانا عبدالصمد پر "تحقیق" میں آپ کا مضمون پڑھ کر جو خط میں نے آپ کو لکھا تھا، اگر آپ نے اس کا جواب مرحمت فرمایا تھا تو وہ مجھے موصول نہیں ہوا۔ جس خط میں آپ نے ڈاکٹر ابواللیث صدیقی اور پروفیسر منظور حسین شور کی وفات کی خبر دی تھی وہ مجھے مل گیا تھا۔ میں نے ایک مختصر سا "وفیات" لکھ کر ہماری زبان کو بھیج دیا تھا اور وہ شائع بھی ہو گیا۔ شور مرحوم کی وفات کی خبر آپ نہ دیتے تو شاید مجھے اطلاع بھی نہ ہوتی۔ بعد کو ابواللیث صدیقی مرحوم پر ایک علیحدہ مضمون یونیورسٹی کے رسالے "فکر و نظر" میں چھپوایا، اسے ہماری زبان نے بھی شائع کر دیا ہے، دونوں تحریروں کے عکس آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔ دیکھ کر اپنی رائے سے نوازیں گے۔ واقعات کی کوئی غلطی ہو تو اس پر اطلاع چاہتا ہوں۔ کراچی میں کچھ زمانہ ان کا آپ کے ساتھ گزرا ہے۔ اس عہد کے بارے میں معلومات حاصل نہ ہو سکے اس لیے اس پر روشنی نہ ڈال سکا۔ ان کے بارے میں کچھ اور معلومات حاصل ہو جائیں تو اس مضمون میں ترمیم و اضافہ کر دوں۔

منظور حسین شور مرحوم کے بارے میں اگر کوئی مضمون چھپا ہو اور آپ کے علم میں ہو اور آپ کے مسترشدین و تلامذہ میں کوئی اسے تلاش کر سکیں تو ان کی عکسی نقل، ممکن ہو تو بھجوا دیں، لیکن اس سلسلے میں زیادہ زحمت نہ اٹھائیں۔

آپ کے گرامی نامے کے ساتھ ہی ساتھ آج ایران سے "دانش نامۂ جہانِ اسلام" کا جزوِ چہارم موصول ہوا۔ اس میں حضرت خواجہ باقی باللہ پر احمد طاہری عراقی کا بہت اچھا مضمون شائع ہوا ہے۔ ان سے میری خط کتابت تھی اور یہ اس ایرانی انسائیکلوپیڈیا کے نگراں تھے۔ یہ چند ماہ پہلے وفات پا گئے۔ افسوس ہے کہ انھیں آپ کی اس موضوع پر تحریرات کی اطلاع نہ ہو سکی ورنہ ان کا یہ مضمون اور بہتر ہوتا۔ اس مضمون کی عکسی نقل آپ کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں کہ اس میں آپ کی دلچسپی ہو گی۔

رسالۂ نورِ وحدت کے بارے میں اس سے اطلاع ملی کہ یہ لاہور سے شائع ہوا تھا۔ میں

نے نسخۂ بنارس کی عکسی نقل ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب کو رجسٹری سے بھیج دی ہے ، لاہور کا مطبوعہ نسخہ اگر انھوں نے حاصل کر لیا تو انھیں اس رسالے کو مرتب کرنے میں شاید مدد ملے۔

میں نے ڈاکٹر صاحب کو لکھا تھا اور اصرار کیا تھا کہ وہ ایوان غالب کے جلسے میں ضرور تشریف لائیں کہ ان سے ملاقات بھی ہو اور وہ یہاں کے کچھ احباب سے بھی ملیں - علی گڑھ بھی تشریف لائیں اور ممکن ہو تو اپنے وطن میرٹھ بھی جائیں۔

کوئی ایک ماہ سے گردن و شانہ کی تکلیف میں مبتلا ہوں - دہلی جانا مشکل نظر آتا ہے - اگر نجم الاسلام صاحب نے علی گڑھ کا ویزا بھی لیا ہے تو ان شاء اللہ ملاقات ضرور ہو گی۔

فخرالدین علی احمد میموریل والیوم کے بارے میں آپ کو اطلاع دی تھی ، انگریزی اور اردو کے دونوں مجلدات چھپ گئے ہیں کل ۲۱ دسمبر کو ایوان صدر میں صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر شنکر دیال شرما اس کتاب کی رسم افتتاح ادا کریں گے اور اس کے بعد کتاب شائع کر دی جائے گی۔ میں مرتبین میں ہوں اور مجھے اس تقریب میں شریک ہونا تھا لیکن اس وقت رات کے ۹ بجے ہیں صبح چھ بجے اٹھ کر ٹیکسی لے کر دہلی جانے کی ہمت نہیں پڑتی- دونوں مجلدات وزنی ہیں اگر نجم الاسلام صاحب نے ہمت کی تو وہ اپنے ساتھ ایک نسخہ لے جائیں گے ، آپ کے ملاحظے سے ان شاء اللہ جلد ہی گزرے گا ، اور خیال ہے کہ ہماری کوششیں آپ کو پسند آئیں گی- ڈاکٹر نذیر احمد جلسے کے انتظامات کے لیے آج صبح دہلی تشریف لے گئے۔

تحقیق کے موجودہ یعنی زیر طبع شمارے کے قاضی احمد میاں اختر گوشے کے لیے ان کے کچھ خطوط بھیجنے کا خیال ہے- اگر علیل نہ ہوتا تو مرتب کر کے دلی میں نجم الاسلام صاحب کے حوالے کر دیتا- دعا فرمائیے کہ جلد صحت استوار ہو جائے اور میں بیٹھ کر یہ کام کر سکوں (جس پر ڈاکٹروں نے پابندی لگا دی ہے) - میں یہ خط آپ کو مشکل سے بستر پر لیٹ کر لکھ رہا ہوں ، تکیہ لگانے پر بھی پابندی ہے۔

کراچی کے احباب خاص طور پر مشفق خواجہ صاحب کی خیروعافیت نہ ملنے پر بہت متردد ہوں ، کوئی چار ماہ سے ان کا خط نہیں آیا ہے - تین چار خط لکھ چکا ہوں- دل چاہتا ہے کہ آپ دو سطروں کا ایک کارڈ انھیں لکھ کر متوجہ کریں کہ ایک سطر میں اپنی خیروعافیت لکھ بھیجیں - ممکن ہے موجودہ انتشار میں انھیں میرے خطوط ملے ہی نہ ہوں۔

آپ کے لیے برابر دعائیں کرتا ہوں ، خدا آپ کو صحت و عافیت کی دولت سے مالا مال کرے۔

عزیزی سمیع الدین صاحب کو دعائیں والسلام والاکرام

نیازمند

مختار الدین احمد

پس نوشت:

کچھ دن ہوئے محمد کاظم صاحب انجینیر (لاہور) نے اطلاع دی تھی کہ تیس چالیس صفحات میں آپ کی خود نوشت یا علی گڑھ کا تذکرہ چھپا ہے۔ میں نے آپ کو زحمت نہ دے کر ان سے منگوایا۔ انھوں نے وہ کتابچہ اپنے کچھ مضامین کتابیں پارسل کرکے ڈاک گھر کے ذریعے نہیں بلکہ کسی کوریر کے ذریعے بھجوائے۔ مہینوں گزر گئے پارسل اب تک لاپتا ہے اب میں مایوس ہو گیا ہوں۔ اگر آپ کا لکھا ہوا کتابچہ ممکن ہو تو ارسال فرمائیں۔ اس عہد کی علی گڑھ کی سرگزشت پڑھ کر بہت مسرور ہوں گا۔

(۲)

باسمہ و بمنہ

علی گڑھ

۲۹ مئی ۱۹۹۵ء

مخدومی و معظمی دامت برکاتکم السلام علیکم

والانامہ مورخہ ۲۸ اپریل مجھے ۱۲ مئی کو ملا۔ ممنون ہوا۔

مولانا عبدالرحمن کے بارے میں معلومات حاصل کر رہا ہوں ابھی تک صرف یہ معلوم ہو سکا کہ شیخ زادہ عبدالرحمن بن سلیمان کی کتاب کا نام حاشیہ تفسیر البیضاوی ہے اس کا ایک مطبوعہ نسخہ یہاں لائبریری میں موجود تھا لیکن اس وقت تلاش سے نہیں ملا، کارڈ موجود ہے کتاب نمبر موجود۔ شاید اس سے مصنف کے بارے میں کچھ معلومات ملتے، پھر خیال ہوا کہ یہ کتاب تو ظاہراً آپ کے پیش نظر ہے۔ کئی اصحاب کو خطوط لکھے ہیں، اطلاع آتے ہی لکھوں گا۔

۳ مفہوم القرآن (کیف بھوپالی) کے ۸ پارے (از ۲ تا ۹) اپنے ہی کتب خانے میں مل گئے۔ یہ کئی سال پہلے ولا اکیڈمی۔ عزیز باغ۔ سلطان پورہ حیدرآباد۔ ۲۴ سے میں لایا تھا۔ پہلے پارے کے نسخے ختم ہو گئے تھے۔ شاید اس میں مصنف کے بارے میں کچھ مذکور ہو۔ دوسرے پارے سے چھٹے پارے تک کے حصے مارچ ۱۹۷۳ء میں چھپے ہیں۔ ساتویں پارے پر صرف ۱۹۷۳ء لکھا ہے، آٹھواں پارہ ۱۹۷۴ء میں اور نواں جون ۱۹۷۵ء میں شائع ہوا تھا۔ ملنے کا پتا: جناب کیف بھوپالی بتوسط وحید عثمانی محلہ بازار شاہ جہان آباد بھوپال درج ہے۔ جو باتیں میں نے اوپر لکھیں وہ سب آپ کے علم میں ہوں گی۔ میں نے بھوپال متعدد احباب کو خطوط لکھے ہیں، مفید معلومات حاصل ہوئیں تو لکھوں گا۔

کیف بھوپال کے ہیں، کتاب حیدرآباد میں چھپی ہے، کیا یہ عزیز مکرم کے موضوع

" سندھ میں قرآنی تراجم " کے تحت آتی ہیں ؟ ممکن ہے کراچی سے بھی اس کا کوئی اڈیشن نکلا ہو - ایک صاحب کہتے تھے کہ دو تین سال پہلے پٹنے میں ان سے ملاقات ہوئی تھی- وفات کی تاریخ تلاش کرا رہا ہوں - آپ کسی سے کہیے کہ انجمن کے رسالے قومی زبان میں قطعاتِ تاریخ چھپتے رہتے ہیں اس میں تلاش کریں ، میں ہماری زبان کے مجلّدات دیکھوں گا- فی الحال میں صرف یہی اطلاع دے رہاہوں کہ مفہوم القرآن کے [دو تین سال قبل تک] کم از کم نو پارے چھپ چکے تھے- پروفیسر سید رفیع الدین صاحب کو بھی ان کی بابت لکھا ہے اور بھوپال کے بعض دوستوں کو بھی-

نسخہ بنوا رہا ہوں- بعض اجزا یہاں کے بازار میں نہیں ، شہر کسی کو بھیجوں گا خود جانے کی ہمت نہیں ، سخت گرمی پڑ رہی ہے لیکن حیدرآباد تو جیکب آباد سے قریب ہے - اللہ آپ لوگوں کا حافظ و ناصر ہو - آپ کے لیے برابر دعا کرتا رہتا ہوں-

شفاخانے کے ناظم ڈکٹر عطاء اللہ بٹ ہی تھے یہ ۴۳-۴۴ء میں جب میں علی گڑھ آیا موجود تھے- میں متعدد بار ان سے ملا ہوں - عبداللہ بٹ ، مجھے یاد آتا ہے ریاض میں لیکچرر تھے- میں ابھی جو کراچی گیا تھا تو آمنہ بٹ (بیگم کرنل مجید ملک) نے چائے پر مدعو کیا تھا- علی گڑھ کی بہت باتیں ہوئیں- میرس روڈ والی کوٹھی " بٹ کدہ " محمود بٹ (الٰہ آباد) کے پاس تھی اب انھوں نے فروخت کر دی ہے- ابرار حسین قادری ڈکٹر افضال حسین قادری کے بھائی تھے- تاریخ میں نہیں جغرافیہ میں لیکچرر تھے-

علیگ بھائی (آدم جی لین راول پنڈی کینٹ والے) کا نام لکھیے گا- ان سے شیخ عبدالحق حقّی بغدادی کے بارے میں کچھ پوچھنا ہے نام ڈکٹر احسان حنفی نہیں احسان حقّی ہے ، آپ نے پہلے صحیح لکھا تھا- ان سے میری خط و کتابت رہی ہے، یہاں علی گڑھ آئے تھے میں نے اپنے یہاں انھیں مدعو بھی کیا تھا جرمن پروفیسر ایشڑہی تھے-

آپ کے خاص دوست پروفیسر محمد عاقل صاحب علالت اور کبرسنی کی بنا پر اپنے بھتیجے کے یہاں علی گڑھ آکر مقیم ہو گئے ہیں- ان کی سوءِ مذھبی کی وجہ سے اسلوب صاحب سے رسم و راہ نہیں، کبھی کبھی وہ گھر آ جاتے ہیں ، اسلوب صاحب ان سے نہیں ملتے لیکن ان کی بیگم عاقل صاحب کی بھتیجی ہیں ، اس لیے انھیں ملنے سے نہیں روکتے-

آپ نے " میرا علی گڑھ " لکھنے کی فرمایش کی ہے- دل چاہتا ہے لیکن میرے قلم میں طاقت کہاں کہ کوئی ایسی چیز لکھ سکوں کہ آپ کے مضمون کے پڑھنے والے میرے مضمون کو پسند کریں- ڈکٹر سخی احمد ہاشمی سے متعلق آپ کا مضمون پڑھنے کو بیتاب ہوں ، خدا کرے تحقیق کا نیا شمارہ جلد اشاعت پذیر ہو - والسلام والاکرام

مختارالدین احمد

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب محترم
حیدرآباد سندھ

(۳)

باسمہ

۱۳ جولائی ۱۹۹۵ء

میرے مخدوم   السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ

گرامی نامہ مورخہ ۲۵ جون یہاں ۳ جولائی کو پہنچا۔ میں ۲ جولائی کو المجمع الملکی لبحوث الحضارۃ الاسلامیہ کے موتمر عاشر میں شرکت کے لیے عمان اردن گیا اور ۱۰ کو واپس آیا۔ مکتوب گرامی کے مطالعے کی مسرت حاصل کی۔

حاشیہ تفسیر بیضاوی اور اس کے مؤلف (یا مؤلفین) کے کوائف معلوم ہوئے اور اس حاشیے کے ساتھ مولانا غلام مصطفےٰ قاسمی نے جو تعلق پیدا کر لیا ہے اس سے بھی آگاہی ہوئی۔

میں نے کسی جگہ عبدالرحمن نام کے ساتھ شیخ زادہ کا اضافہ دیکھا پھر مکتبۂ حقیقت استانبول کے مطبوعات کی وہ فہرست دیکھی جو والد مرحوم کی کتاب جواہر البیان فی ترجمۃ خیرات الحسان مطبوعہ استانبول ۱۹۹۴ء کے آخر میں ہے۔ اس میں حاشیہ شیخ زادہ علی تفسیر القاضی البیضاوی کی چار جلدوں کا ذکر ہے جس کے مجموعی صفحات جو ۲۴ سو کے قریب ہیں۔ تعجب نہیں کہ یہ کتاب آپ کے عبدالرحمن کی تالیف ہو۔ مطبوعۂ استانبول کی پہلی جلد میں مصنف کا ذکر ہونا چاہیے، اس کے نسخے حیدرآباد میں نہ ہوں تو کراچی اور لاہور کے کتب خانوں میں ضرور ہوں گے۔

مکتبۂ حقیقت حنفی مذہب کی کتابیں چھاپ کر بغیر قیمت کے تقسیم کرتا ہے، آپ ایک خط خود تحریر فرمائیں یا لائبریرین سندھ یونیورسٹی سے لکھوا دیں وہ لوگ کتاب تحفۃً بھجوا دیں گے مطالعے کے بعد اندازہ ہو جائے گا۔ پہلی جلد اور آخری جلد میں نام مصنف ضرور درج ہو گا۔

کیف بھوپالی کے کچھ حالات ان کی بیٹی نے لکھے ہیں۔ کسی نے خدا بخش سے اس کی عکسی نقل منگوالی ہے بھیج رہا ہوں۔ ان بی بی نے سب کچھ لکھا لیکن باپ کی وفات کی تاریخ ہی نہیں لکھی! اس مضمون کا خلاصہ پہلے بھیج چکا ہوں اب مکمل مضمون کی عکسی نقل ارسال خدمت ہے۔

محمد یوسف صاحب کشمیری تو بہت ضعیف معلوم ہوتے ہیں معلوم نہیں حافظہ اب کیسا ہے خط کا جواب مجھے دیں یا نہ دیں ان سے شیخ عبدالحق حقی بغدادیؒ کے حالات جانتے ہیں، ممکن ہے وہ مرحوم کے کچھ کوائف بھیج سکیں۔ کبھی انھیں خط لکھیے تو شیخ کے بارے میں معلومات طلب کیجیے۔

مؤتمر میں آپ کے یہاں سے جسٹس جاوید اقبال اور دکتر خورشید احمد صاحب تو نہیں آ سکے۔ لیکن حکیم محمد سعید صاحب اور دکتر ظفراسحق انصاری عمان میں تشریف فرما تھے

دکتر احسان کا نام احسان حقّی ہی ہے ان سے میری خط کتابت بھی رہی ہے اور ایک بار وہ غریب خانے پر تشریف لا کر ہمارے خاندان کے ساتھ چائے نوش فرما چکے ہیں۔

گھر کے سب لوگ سلام عرض کرتے ہیں۔ سمیع الدین کو دعا کہیے۔

آپ کے لیے ہم دونوں ہمیشہ دعا گو رہتے ہیں۔ والسلام

مختارالدین احمد

۲۰ جون ۱۹۹۵ء

(ملتوب) مورخہ ۱۹ جون / ۲۰ محرم الحرام بھی مل گیا تھا جس میں آپ نے حاشیۂ تفسیر بیضاوی اور ہوم القرآن کے کچھ کوائف درج فرمائے ہیں۔

آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ جہاں میں نے کراچی میں چائے کی دعوت قبول کی تھی ان کے قصے آپ علی گڑھ میں سنتے رہے تھے - میں نے ایک شام تاریخ کے استاد دکتر ریاض الاسلام کے یہاں چائے پی تھی۔ اس وقت کسی اور کے یہاں شام کی چائے یاد نہیں آتی۔

آپ جن ابرار حسین کا ذکر فرما رہے ہیں وہ کوئی اور صاحب تھے اگر وہ تاریخ کے استاد تھے۔ میرے معہود ذہنی وہ ابرار حسین صاحب ہیں جو ڈاکٹر افضال حسین قادری مرحوم کے بھائی تھے اور غالباً جغرافیہ پڑھاتے تھے۔

دلتر سید رفیع الدین صاحب ایک شام تشریف لائے تھے باز دید کے لیے حاضر نہ ہو سکا اور عمان چلا یا، اب یہاں گرمی اس قدر شدید ہے، بارش کا دور دور پتا نہیں، ایسے موسم میں باہر نکلنے کی ہمت نہیں پڑی۔ اب کسی دن جاؤں گا ان سے ملنے، توقع ہے کہ وہ یہیں تشریف فرما ہوں گے۔ ین بھوپالی کے بارے میں ان سے ذکر کر دیا تھا اگر انھیں کچھ ان کے بارے میں معلوم ہو سکا تو وہ آپ کو یا مجھے لکھیں گے۔

خوشی ہوئی کہ حافظ منیر احمد اور شاہد احمد سلمہما نے تیسرے اور دوسرے حج کی سعادت ، سل کی۔ مولیٰ تعالیٰ ان کے حج قبول فرمائے۔

یں نے مکتوب مورخہ ۸ جون میں شیخ زادہ عبدالرحمن شارح تفسیر کے بارے میں کچھ معروضات پیش کیے تھے نظر سے گذرے ہوں گے۔

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب

یدرآباد سندھ